140457 ـ مطقہ عورت کا خاوند کو دیے ہوئے مال کی واپسی کا مطالبہ کرنا

سوال

ایك سائلہ عورت کہتی ہے کہ:
اس نے ساڑھے پانچ برس سے ایك شخص کے ساتھ شادی کی اور اس عرصہ میں خاوند نے اس کے ساتھ کوئی محبت و مودت ظاہر نہ کی، اس لیے ان کے ازدواجی تعلقات طلاق ہونے پر ختم ہو گئے، اور اب یہ عورت اپنے خاوند سے درج ذیل مطالبات کرتی ہے:
وہ کہتی ہے کہ اس کے خاوند اور سسر نے اس کے نام پر بنك سے قرض لیا تھا، اور اقرار کیا تھا کہ وہ یہ قرض خود ادا کرینگے، یہ مشکل تو حل ہو گئی. دوسرا مطالبہ جس کے متعلق سوال بھی ہے وہ یہ کہ: شادی والے دن اس کے والدین نے اسے مہر کا کچھ حصہ دیا تھا جو اس نے گھر کو سنوارنے میں صرف کر دیا، اور کچھ شادی کے اخراجات میں لگا دیا، اور طلاق ہونے کے بعد وہ مہر کا مطالبہ کر رہی ہے کہ وہ اسے اس کا معاوضہ دے لیکن خاوند اس کا انکار کرتا ہے.
حالانکہ اس نے وہ سونا بھی چھوڑ دیا ہے جو اسے شادی پر دیا گیا تھا، اور اس نے سارا سامان اور ہر چیز خاوند کے گھر میں ہی چھوڑ دی اور خالی ہاتھ میکے چلی آئی، لیکن خاوند انکار کرتا اور کہتا ہے کہ: اس کے پاس اس کی ادائیگی کے لیے کافی مال نہیں ہے، خاص کر جبکہ اس نے بنك کا قرض ادا کرنا ہے.
حالانکہ بنك سے لیے گئے قرض سے وہ اور اس کے والدین نے ہی فائدہ حاصل کیا ہے، اور یہ بھی صحیح نہیں کہ میرے حقوق دینے کے لیے اس کے پاس مال نہیں؛ کیونکہ وہ ملازم ہے اور اس کی اپنی کمپنی بھی ہے، اور اس کے علاوہ بھی کئی ایك سرمایہ کاری بھی کر رکھی ہے.
عورت کا کہنا ہے کہ: اس کے باوجود کہ میں نے یہ سارا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے وہی مجھے اس کا عوض دے گا، لیکن میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ میرے حقوق کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

طلاق بائن والی عورت کو طلاق کے بعد درج ذیل حقوق حاصل ہونگے:

1 ـ المتع: یعنی فائدہ یہ وہ مال یا سامان ہے جو خاوند اپنی بیوی کو طیب خاطر کے لیے ادا کرتا ہے؛ کیونکہ اللہ

عزوجل کا فرمان ہے:

اور تم انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچاؤ خوشحال اپنے اندازے سے اور تنگدست اپنی طاقت کے مطابق دستور کے مطابق اچھا فائدہ دے بھلائی کرنے والوں پر لازم ہے البقرة (236).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

طلاق والیوں کو اچھی طرح فائدہ دینا پرہیزگاروں پر لازم ہے البقرة (241).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (126281) کے جواب کا مطالعہ کریں.

2 ـ مہر مؤجل: اگر اتفاق ہوا ہو کہ کچھ مہر بعد میں دیا جائیگا.

3 ـ شخصی قرضے: ہو سکتا ہے وہ قرضے ازدواجی زندگی میں بیوی کی جانب سے خاوند کو دیے گئے ہوں.

دوم:

اور بیوی نے جو مال خاوند کو دیا یا پھر گھر کا سامان خریدنے میں صرف کیا تو اس کی کئی حالتیں ہیں:

1 ـ یہ مال خاوند کو بطور قرض دیا گیا ہو، تو اس صورت میں خاوند کو یہ مال واپس کرنا واجب ہوگا.

2 ـ یہ مال راضی و خوشی خود بطور ہبہ اور عطیہ خاوند کو دیا گیا ہو، یا پھر اس نے گھر میں رکھا ہو تو اس مال کی واپسی لازم نہیں، بلکہ اس کو واپس کرنے کا مطالبہ بھی حرام ہے.

مزید آپ سوال نمبر (75056) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

ـ وہ مال اس نے خاوند کو راضی خوشی نہ دیا ہو ـ یا پھر گھر میں رکھا ـ بلکہ خاوند کے ڈر سے دیا ہو کہ کہیں وہ اس کے ساتھ اچھا سلوك نہ کرے، یا اس خوف سے کہ اگر مال نہ دیا تو خاوند اسے طلاق دے دےگا، تو خاوند کو چاہیے کہ وہ یہ مال بیوی کو واپس کرے، اور اگر اس کو واپس کرنا واجب کہا جائے تو بھی غلط نہیں بلکہ صحیح ہوگا.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب بیوی خاوند کو اپنا فالتو سونا اور زیور دے تو یہ عطیہ ہوگا، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ تمہیں اس مہر میں سے کچھ ہبہ کر دیں تو تم اسے ہنسی خوشی کھاؤ النساء (4).

جب وہ یہ ہنسی خوشی دے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ اسے بطور قرض دے تا کہ وہ اس سے اپنی ضرورت پوری کر لے اور بعد میں اسے واپس کرے تو جب بھی آسانی ہو اس کو یہ واپس کرنا واجب ہوگا، اس نے جو کچھ اس سے لیا ہے وہ اسے واپس ضرور کرے...

حتی کہ اگرچہ اس نے وہ اسے قرض نہ بھی دیا ہو لیکن بطور معاونت دیا ہو تو جب آسانی ہو وہ اس سے لیے ہوا مال واپس کرے تو یہ افضل و بہتر ہے، اور مکارم اخلاق میں شامل ہوتا ہے، اور یہ اس کا اچھا بدلہ ہوگا، لیکن اگر بیوی کی جانب سے راضی و خوشی عطیہ ہو تو اسے واپس کرنا لازم نہیں.

لیکن اگر وہ اس سے شرما جائے یا پھر اس کے شر سے خوفزدہ ہو کہ وہ اسے طلاق دے دےگا تو اس لیے مال خاوند کو دیا تو اولی و بہتر یہی ہے کہ جب بھی آسانی ہو وہ مال واپس کرے، چاہے بیوی نے کچھ بھی نہ کہا ہو اسے واپس کرنا چاہیے کیونکہ اس نے اس لیے دیا کہ وہ اس کے مکر و شر سے ڈر رہی تھی، یا پھر اسے طلاق کا خدشہ تھا، اور یہ بہت ساری عورتوں سے ہوتا ہے، اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ مکارم اخلاق کا مظاہرہ کرے اور جب بھی آسانی ہو اس سے لیا ہوا مال واپس کر دے " انتہی

فتاوی الشیخ ابن باز (19 / 12).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کا نعم البدل دے اور آپ کو نیك و صالح خاوند عطا فرمائے.

واللہ اعلم .